

نانی

میٹھی میٹھی بات بناؤے ایسا پرکھ وہ کس کو بھاؤے
 بوڑھا بالاجو کوئی آئے اُس کے آگے گسین نوائے
 سہ

ناری میں ناری بے ناری میں نردوئے
 دو زمیں ناری بے بوجھے برلا کوئے
 بیگینہ

ایک نار دکھن سے آئی ہر وہ نر اور نار کہانی
 کالا منہ کر جاگ دکھلائے مومے ہرے جب اگو پاؤ
 ایضاً

لال رنگ وہ چٹا چٹا منہ کو کر کے کالا
 تھوک لگا کر داب دیا جب خصم کا نام نکال



کہہ مکریاں

برسا برس وہ دس میں آوے
 وَاخَاظِرِ مِیْنِ خِرَاجِ دَامِ
 منہ سے منہ لگا رس پیائے
 اے سکھی سا جن ناسکھی آم

آم

سو بھاسدا بڑھا ون ہارا
 آئے پھر میرے من کو رنجن
 آنکھیں تے چھن ہوت نیارا
 اے سکھی سا جن ناسکھی انجن

انجن

کسکے چھاتی پکڑے رہے
 ایسا ہر کامن کا رنگیا
 منہ سے بولے نہ بات کے
 اے سکھی سا جن ناسکھی انجیا

انجیا

بن میں رہیں وہ ترچھے کھٹے
 اُن بن میرا کون حوال
 دیکھ سکھی میرے پیچھے پڑے
 اسی سکھی سا جن ناسکھی بال

بال

میں ٹپی تھی اچانک چڑھ آو
 سہم گئی نگہ سے کسی نہ پکار
 جبا ترو تو پسینہ آو
 اے سکھی سا جن ناسکھی شجبا

شجبا

بندر

آنکھ چلاوے بھوں مٹکاوے
نپح کوو کے کھیل کھلاوے
من میں آوے لیجاؤں اندر
اے سکھی ساجن ناسکھی بندر

ایضاً

اچھل کوو کے وہ جو آیا
دھراڈھکا سبھی کچھ کھایا
دوڑ چھٹ جا بیٹھا اندر
اے سکھی ساجن ناسکھی بندر

ایضاً

چھوٹا موٹا ادھک سو ہانا
جو دیکھے سو ہوئے دیوانہ
کبھی وہ باہر کبھی وہ اندر
اے سکھی ساجن ناسکھی بندر

بھنگ

سیج رنگ مہدی پر دھاکے
کرچوت نینن چڑھ آوے
بیٹھت بیٹھت مڑوڑت انگ
اے سکھی ساجن ناسکھی بھنگ

ایضاً

ہر رنگ موہے لاگت تیکو
واہن جگ لاگت ہی پھیکو
اُترت چڑھت مڑوڑت انگ
اے سکھی ساجن ناسکھی بھنگ
واکو رگڑا نیکیو لاگے
چڑھے جو بن پہ نماؤ کھاوے
اُترت منہ کا پھیکا رنگ
اے سکھی ساجن ناسکھی بھنگ

پان

نت میری کہا تر بجا رہے آوے
من بگڑی ندی راکھت مان
کرے سنگا رب چو ما پائے
اے سکھی ساجن ناسکھی پان

ایضاً

بن ٹھن کے سنگا رکے
پیار سے موپے دیت ہر جان
وہ منہ پر منہ پیار کرے
اے سکھی ساجن ناسکھی پان

پانی

وا بن مو کو چسپین نہ آوے
ہر وہ سب گن بارہ بانی
وہ میری شس آن بھاڑے
اے سکھی ساجن ناسکھی پانی

پنکھا

آپ ہلے اور مو سے ہلاڑے
ہل ہل کے وہ ہوا سنکھا
واکا ہلنا مو سے من بھاڑے
اے سکھی ساجن ناسکھی پنکھا

ایضاً

چھٹی چھٹے مو سے گھر آوے
نام لیت مو سے آوت سنکھا
آپ ہلے اور مو سے ہلاڑے
اے سکھی ساجن ناسکھی پنکھا

پون

رات ونا جا کو ہے گون
واکا ہر اک بتاڑے کون
کھلی دوارا آوے بھون
اے سکھی ساجن ناسکھی پون

پیسہ

ہاٹ چلتا موہے پڑا جو پایا
کھوٹا کھرا میں نا پر کھسایا
نا جانوں وہ ہے گا کیسا
اے سکھی ساجن نا سکھی پیسا

تارا

رات سمے وہ میرے آوے
بھور بھئے وہ گھراٹھ جاوے
یہ اچھ ہی سب سے نیارا
اے سکھی ساجن نا سکھی تارا

تپ

مدہ بھر جو رہیں دکھلاوے
کھت پہ میری چھاتی چرہ اوے
چھوٹ گیو سب پوجا چپ
اے سکھی ساجن نا سکھی تپ

توتا

گھر آویں مکہ پھیر دھریں
دیں دہائی من کو حسیں
کبھو کرت ہیں میٹھے بین
کبھو کرت ہیں روکھے نین
ایسا جگ میں کوڑ ہوتا
اے سکھی ساجن نا سکھی توتا

ایضاً

سیج رنگ اور مکھ پر لالی
اُس پتیم گل کنٹھی کالی
بھاؤ سبھاؤ جنگل میں ہوتا
اے سکھی ساجن نا سکھی توتا

توتا

اتی سرنگ ہر رنگ زنگیو
 اور گونٹ بہت چٹکیو
 رام بھجن بن کبھونہ سوتا
 اے سکھی ساجن ناسکھی توتا

تیل

لوتھی بیچ اُسے بلوایا
 ننگی ہو کر میں لگوایا
 ہم سے اُس سے ہو گیا میل
 اے سکھی ساجن ناسکھی تیل

ٹیسو

سرخ سفیدی واکا رنگ
 سانجہ پھری میں واکا رنگ
 گلے میں کٹھا سیاہ تھر گیسو
 اے سکھی ساجن ناسکھی ٹیسو

جاڑا

جور بھروسہ جوانی دکھاوت
 ہمک ہمک موہ پڑھو ہی ات
 پیٹ میں پاؤں دیدے مارا
 اے سکھی ساجن ناسکھی جاڑا

ایضاً

پٹ پٹ کے واکے سوئی
 چھاتی سے پاؤں لگا کے سوئی
 دانت سے دانت بچ تو تارا
 اے سکھی ساجن ناسکھی جاڑا

زکام حجرا

ٹپ ٹپ چوست تن کورس
 واسے ناہیں میرا بس

لٹ لٹ کے میں ہو گئی پھرا
اے سکھی ساجن نا سکھی جھرا

جوتا

ننگے پاؤں پھرن نہیں دیت
پاؤں سے مٹی لگن نہیں دیت
پاؤں کا چومالیت پنوتا
اے سکھی ساجن نا سکھی جوتا

جوگی

دوائے موئے الکھ جگاؤ
بھوت برہ کے انگ گگاؤ
سینگلی پنوکت پھرے ہوگی
اے سکھی ساجن نا سکھی جوگی

چاند

اوپنچی اٹاری پلنگ بچھایو
میں سوئی میرے سر پر آئیو
کھل گئی انجھیاں بھئی اند
اے سکھی ساجن نا سکھی چند

ایضاً

نیت میرے گروہ آوت ہر
رات گئے پھر جاوت ہر
ماوس پنیں حایت کا ہو گوری کو چند
اے سکھی ساجن نا سکھی چند

چور

آدھی رات گئے آیو وہی مارو
سب بھرن مرے تن کو اتارو
اتنی میں سکھی ہو گئی بھور
اے سکھی ساجن نا سکھی چور

چوڑا

موکو تو ہاتھی کا ہبساوے
گھٹی بڑھی پہ مومے نہ سہاوے
ڈھونڈو ڈھانڈکے لائی پورا
کیوں سکھی ساجن ناسکھی چوڑا

ایضاً

انگوں موری لپٹا ہے
زنگ وپ کا سب سے پئے
میں بھر بنم نہ وا کو چھوڑا
اے سکھی ساجن ناسکھی چوڑا

چوسر

سولہ مہر مایاں سیج پہ لارے
ہڈی سے ہڈی وہ کھٹکاوے
کھیلت ہی کھیل باجی بد کر
اے سکھی ساجن ناسکھی چوسر

مٹھ

نھارے دھوئے سیج میری آوے
لے چو ما منہ سے منہ لگایو
ہوئی اتنی بات پہ تہکم تمکا
اے سکھی ساجن ناسکھی مٹھا

ایضاً

آپ جلے اور مومے جلاوے
پی پی کر مورامنہ بھر آوے
ایک میں اب مارونگی مٹھا
اے سکھی ساجن ناسکھی مٹھا

ایضاً

بڑو سیانو دم دے جائے
منہ کی دری مٹھی لے جائے

ہر دم باجی پھتک تھکا
اے سکھی ساجن ناسکھی تھکا

دیا

دین پڑی جب گھر میں آئے
کر پردہ میں گھس میں لیا
واکا آنا مو کو بھاٹے
اے سکھی ساجن ناسکھی دیا

ایضاً

ایک سجن وہ گھر لپا پرا
بھور بھئی تب بد میں کیا
جاسے گھر میرا اجیارا
اے سکھی ساجن ناسکھی دیا

ایضاً

ساری رین بڑے سنگ ہنی جاگا
واکے بچھرت پھانی مہیا
بھور بھئی تب بچھرن لاگا
اے سکھی ساجن ناسکھی دیا

ڈھول

وہ آئے تب شادی ہوئے
میٹھے لاگیں واکے بول
اُس بن دو جا اور نہ کوئے
اے سکھی ساجن ناسکھی ڈھول

راگ

ایک سجن میرے من کو بھاو
سوت سُنوں اٹھ دوڑوں جاگ
جاسے مجلس کھری سہاٹے
اے سکھی ساجن ناسکھی راگ

رام (خدا)

بہت بڑی بھت موعے والی آس
رات دنا وہ رہوت پاس
میرے من کو کرت سب کام
اے سکھی ساجن نہ سکھی رام

ایضاً

تن من دھن کاہی وہ مالک
وانے دیامرے گو دین مالک
واسے نکست جی کو کام
اے سکھی ساجن نہ سکھی رام
روکھ (دخت)

دوارے مورے کھڑا رہی
دھوپ چھا دن سب سر پر ہے
جب نیکوں موری جاے بھوک
اے سکھی ساجن نہ سکھی روکھ

رو مال

میرا منہ پوچھے مو کو پیار کے
گرمی لگے تو پیار کرے
ایسا چاہت سن یہ حال
اے سکھی ساجن نہ سکھی و مال

سپنا (نواب)

سیج پڑی مری آنکھیں آیا
ڈال سیج مجھے مجا دکھایا
کس سے کہوں مجا میں اپنا
اے سکھی ساجن نہ سکھی سپنا

سٹار

اکڑوں بیٹھ کے بانپت ہے
سو سو چکڑے کر گھاوت ہی

تب دیکے رس کی کیا دیت بہار
اے سکھی ساجن ناسکھی سنا

سونا

ات سندر جگ چاہے جاگو
میں بھی دیکھ بھلائی واکو
دیکھت روپ بھایا جو ٹونا
اے سکھی ساجن ناسکھی سونا

شیشہ

میرد موم سے سخا کرادتی ہے
آگے بیٹھ مر امان بڑھاوت ہے
واسے چکنا چکنا موم کو کوڈویا
اے سکھی ساجن ناسکھی سیسا

کانٹا

بٹ چلت مورا اپرا گھر
میسری سنی نہ اپنی گھر
ناکچھ موسوں جھبگڑا جھاتا
اے سکھی ساجن ناسکھی کانٹا

کٹا

دُر دُر کروں تو دودڑا آئے
کھن انگن کھن باہر جائے
وہل چھوڑ کہیں نہیں سستا
کیوں سکھی ساجن ناسکھی کٹا

ایضاً

نئی توڑ گھر میں آیا
ارتن برتن سب سر کایا
کھا گیا پی گیا دے گیابتا
اے سکھی ساجن ناسکھی کٹا

گنگھی

واکی مو کو نیک نہ لاج
میرے سب وہ کرت ہے کاج
موڑے مو کو دیکھت تنگی
اے سکھی ساجن نا سکھی گنگھی

کیلا

اٹھ اٹھ نکل کاہی وہ وصلی
اُس کے ہڈی نہ اُس کے پسلی
لٹا دہاری گرد کا پیلا
اے سکھی ساجن نا سکھی کیلا

گانڈا دگتا

دکھین میں نہ گانٹھ گھیلدا
چاکھن میں نہ اوہک رسیلا
کچھ چوموں تو رس کا بھانڈا
اے سکھی ساجن نا سکھی گانڈا

گرمی

بسیا کھ میں میری ڈوک آوتی ہے
مو کو ننگو تیج پہ ڈارت ہے
نہ سوئے نہ سوون دیتا دھری
اے سکھی ساجن نا سکھی گرمی

گگری

پڑھ چھاتی پہ مو کو لچاوت ہے
دھوئے ہاتھ مو پہ چڑھ آوت ہے
مو کو سرم لگت دیکھت سگری
اے سکھی ساجن نا سکھی گگری

گھوڑا

دھمک پڑھے سُدھ بدھ لبرو
وابت جانگ بہت سکھ پاو

ات بلونت دنن کا تھوڑا اے سکھی ساجن ناسکھی گھوڑا

لڑکا

ہماک ہماک پٹے مری چھاتی ہنس سنس ہیں واکو کھیل کھاتی
چونک پڑی جو پایو کھٹکا اے سکھی ساجن ناسکھی لڑکا

ایضاً

ہنس سنس میری انگت کرے میری چھاتی پکڑ خوشی من کرے
کبھی نہ واکو میں نے جھڑکا اے سکھی ساجن ناسکھی لڑکا

لوٹا

جب مانگو جب جل بھرا وے مرے من کی سب بیت بچھاوے
من کا بھاری تن کا چھوٹا اے سکھی ساجن ناسکھی لوٹا

لہنگا

دونوں اٹھانا گن بیچ ڈالا ناپ تول میں دیکھا بھالا
مول تول میں ہی گامہنگا اے سکھی ساجن ناسکھی لہنگا

چھڑ

جب بوے مندر ماں آوے سوتے مجکو آن جگاٹے
پڑہت پھرت وہ برہ کی اچھڑ اے سکھی ساجن ناسکھی چھڑ

مکھی

بیر بر بوت سے جگاٹے
ییا کل ہونی میس بکی بکی
نا جاگوں تو کالے کھاٹے
اے سکھی ساجن نا سکھی مکھی

موتی

دیکھت کی دو گھڑی اجیاری
سگری رین میں سنگے سوتی
سب سنگری آتی ہیں پیاری
اے سکھی ساجن نا سکھی موتی

مور

نیلا کنٹھ پھرے ہرا
دیکھیہ گھا وہ الاپے چو
سیس نکٹ وہ تاپے کھڑا
اے سکھی ساجن نا سکھی مور

مینا

آٹھ پر میرو ڈھگہ ہر
سیام برن اور راتی نینا
میٹھی پیاری باتیں کرے
اے سکھی ساجن نا سکھی مینا

مینہ

اُنڈ گھنڈ کروہ جو آیا
میرا وا کا لا گانیسہ
اندر میں نے پتنگ بچایا
اے سکھی ساجن نا سکھی مینہ

پتنگ

ککھ میرا چومت دن رات
ہونٹن لگت کہت نہ بات

جائے میری جگت میں پتے لے سکھی ساجن نا سکھی نہتے

تُون

سرب سلو ناسب گن نیکا و ابن سب جگ لاکے پھیکا
و لکے سر پہ ہوٹے کون لے سکھی ساجن نا سکھی تون

ہاتھی

ہالت جھومت تیکو لاکے میں واکو وہ میرا ساتھی
اپنے او پر بچے چڑھا وے لے سکھی ساجن نا سکھی ہاتھی

ایضاً

ایک توہی وہ دیہ کا کارو چھوٹی نین صدا متوارو
وہ پیو میری بیج کا ساتھی لے سکھی ساجن نا سکھی ہاتھی

ہار

سگری رین چھتین پر راکھا رنگ و پ سب اکا چاکھا
بھور بھٹی جب دیا اتار لے سکھی ساجن نا سکھی ہار

دو سخن ہندی

روٹی چلی کیوں، گھوڑا اڑا کیوں، پان سڑا کیوں؟ جواب۔ پھیرا نہ تھا
انار کیوں نہ چکھا، وزیر کیوں نہ رکھا؟ جواب۔ دانانہ تھا
گوشت کیوں نہ کھایا ڈوم کیوں نہ گایا؟ جواب۔ گلانہ تھا
گدھی کیوں چھنی، روٹی کیوں ناگی؟ جواب۔ کھائی نہ تھی
سنبوسہ کیوں نہ کھایا، جوتا کیوں نہ چڑھایا؟ جواب۔ تلانہ تھا
گکڑی کیوں تھوٹی، ککڑی کیوں ٹوٹی؟ جواب۔ بودی تھی
راجہ پاپا کیوں، گدھا اڈسا کیوں؟ جواب۔ لوٹانہ تھا
کچھری کیوں نہ پکانی، کبوتری کیوں نہ اڑائی؟ جواب۔ چھری نہ تھی
پوستی کیوں سویا، چوکیدار کیوں سویا؟ جواب۔ عمل نہ تھا
جوگی کیوں بھاگا، ڈھولگی کیوں نہ باجی؟ جواب۔ منڈھی نہ تھی
دہی کیوں نہ جما، نوکر کیوں نہ رکھا؟ جواب۔ صنامن نہ تھا
ستار کیوں نہ بجا، عورت کیوں نہ تھانی؟ جواب۔ پروں نہ تھا
کیاری کیوں نہ بنائی، ڈومنی کیوں نہ گائی؟ جواب۔ بیل نہ تھی
پانی کیوں نہ بھرا، ہار کیوں نہ پنا؟ جواب۔ گھرانہ تھا

دربار کیوں نہ گئے، زمین پر کیوں نہ بیٹھے؟ جواب چوکی نہ تھی
 دیوار کیوں ٹوٹی، راہ کیوں ٹوٹی؟ جواب راج نہ تھا
 کھانا کیوں نہ کھایا، جامہ کیوں نہ دھلوا یا؟ جواب میل نہ تھا
 جو رو کیوں ماری، ایکہ کیوں اجاڑی؟ جواب رس نہ تھا
 روٹی کیوں سوکھی، بستی کیوں اجڑی؟ جواب کھائی نہ تھی
 گھر کیوں اندھیارا، فقیر کیوں بڈارا؟ جواب دیا نہ تھا

نسبتیں

حلوائی اور دکنی میں کیا نسبت ہے؟ جواب کندہ
 حلوائی اور بزاز میں کیا نسبت ہے؟ جواب قند
 گوٹے اور آفتاب میں کیا نسبت ہے؟ جواب کرن
 گھوٹے اور حرفوں میں کیا نسبت ہے؟ جواب نکتہ (نقطہ)
 جانور اور بندوق میں کیا نسبت ہے؟ جواب کھی، گھوڑا، توتا، کتا
 بندوق اور کنوئیں میں کیا نسبت ہے؟ جواب کوٹھی
 بزاز اور پھل میں کیا نسبت ہے؟ جواب لمرک
 آم یا شلجم اور کپڑے میں کیا نسبت ہے؟ جواب جالی
 گنے اور درخت میں کیا نسبت ہے؟ جواب پتا

- آم اور زیور میں کیا نسبت ہے؟ جواب کیری
 مکان اور تاج میں کیا نسبت ہے؟ جواب کنگنی
 دریا اور گنے میں کیا نسبت ہے؟ جواب مگر
 مکان اور پانچامی میں کیا نسبت ہے؟ جواب موری
 کپڑے اور دریا میں کیا نسبت ہے؟ جواب پاٹ
 انگرکے اور پٹریں میں کیا نسبت ہے؟ جواب کلیاں
 آدمی اور گھوں میں کیا نسبت ہے؟ جواب بال
 بادشاہ اور مرغ میں کیا نسبت ہے؟ جواب تاج
 مشک اور آدمی میں کیا نسبت ہے؟ جواب دہانہ
 گھوڑے اور بٹاز میں کیا نسبت ہے؟ جواب تھان۔ زمین
 دامن اور انگرکے میں کیا نسبت ہے؟ جواب پرن
 حلوائی اور پانچامے میں کیا نسبت ہے؟ جواب کندہ
 مکان اور کپڑے میں کیا نسبت ہے؟ جواب لٹھا



دو سخن فارسی ہندی

- سو اگر بچہ راجہ می باید، بچے کو کیا چاہیے؟ جواب دوکان
- قوت روح چیست، پیاری کو کب دیکھے؟ جواب صدای سدا
آواز۔ ہمیش
- بار برداری راجہ می باید، کلاؤنت کو کیا کیئے؟ جواب گاؤں بجاؤ
بیل۔ گاؤں بجاؤ
- تشنہ راجہ می باید، ملاپ کو کیا چاہیے؟ جواب چاہ بخت
پہ کتوان بخت
- شکاری راجہ می باید، مسافر کو کیا چاہیے؟ جواب دام
جال رو پیہ پیہ
- شکار بہ چہ باید کرد، قوت مغز کو کیا چاہیے؟ جواب باوام
جال شو میوہ
- دعا چہ طور مستجاب شود، لشکر میں کون بیٹھے؟ جواب بازاری
عجزتے بازاری آدی
- کوہ چہ می وارد، مسافر کو کیا چاہیے؟ جواب سنگ
پتھر ساتھ
- درجہ پنجم چیست، کامی کو کیا چاہیے؟ جواب ناز
آل۔ عورت
- از خدا چہ باید طلبید، برہن کی کیا بنتی؟ جواب کام
مقتصد خط ننگانی
- در آئینہ چہ می بیند، دکھیا کو کیا نہ کیئے؟ جواب رو
منہ عجزتے دزاری
- معتشوق راجہ می باید کرد، ہندوں کا رکھ کون ہی؟ جواب رام
بلیع۔ خدا

انگلیاں پاؤں دھکوسلا

دال پکی کہہنگا سور ہوں۔

کوٹھی بھری کلہاڑیاں تو حریرہ کر کے پی، بہت تاول ہی تو چھترے سے منٹھ پوچھ۔
 پیسل پکی پولیاں جھڑ جھڑ پڑیں بر، سر میں لگا کھٹاک سے دلبے تیرے مٹھاس
 بھینس پٹھی بٹوری اور لپ لپ گولر کھائے، اتریا میری رائڈ کی کہیں جھڑنا
 پھٹ جائے۔

بھینس پٹھی ببول پر اور لپ لپ گولر کھائے، دم اٹھا کر دیکھا تو پورنما سی کے
 تین دن۔

گوری کی نیناں ایسی بڑی جیسے بیل کے سینگ۔

کھیر کپٹی جتن سے اور چرخا دیا جلا آیا کٹا کھا گیا تو میٹھی ڈھول سب

لاپانی پلا

باہر کا کوئی آئے نہیں آئیں سارے شہری
 اوروں کے جہاں سینک دو چمکوں کوں

اوروں کی چوہری باجے چمکی اٹھی
 صاف صوف کرگے رکھے جاہیں نا تو سن

۱۱۱

لٹ بھادوں پکی پیسل، جھڑ جھڑ پڑے کپاس، بی ہترانی دال پکاؤ گی یا نہنگا ہی سور ہوں۔

چیتاں فارسی

ابر

چیت آں جانور کہ جانشیت
خدا می کند دہانش نیست
گریہ می کند از چشم
فرہ می زند ز بانس نیست

ازار بند

چیت مائے که آن دوسر از
در دسور از سردر آرد
ہر کہ بکشاید این مستارا
داعم از عاشقی خبر آرد

مہر

شتر کلنگ بے دم
فے جو خورد نہ گندم
آبے خورد زور یا
فیض رسد بر دم

انبہ

کو کے دیدم عجب دکشور بند و ستا
پوشش بر مویے بشمولے و برتخا

بادنجان

چیت آں چیز کہ با برگ شاہوار
جامہ سوسنی و سبز کلابے دارد
سینہ اش چاک نماید سرش را
حیرت این ست چه بیچارہ گناہوار

بھٹا

پیر مرے لطیف ریش سفید
 کردہ دندانِ سُرخ چون گلزار
 ہفت کرتہ بہارِ دوا و برتن
 بائیکے کرتہ میسر و درنار

پا پر

رنگش چو رنگِ زعفران
 بریاں چو جانِ عاشقان
 پا دار دو پرہمِ بداں
 جاناں بگو این حیاتاں

ترازو

یکے آپے عجب دیدم کہ کشش پاؤ و دُسم دار
 عجائب ترازیں شبنو میانِ پشتِ دُم دار
 ترازو

آن حسیت کہ وزمی نماید بگوں
 صد پان تیش وے بیک پان بگوں
 گردست زنی بر زاندانِ بریں
 ہچوں دلِ عاشقان ہی نزد چوں

تبیح

آن حسیت دہن ہزار دار
 در ہر دہنے دو مار دار
 شاہ است نشستہ بر تخت
 آن دہمہ ر شمار دار

تباکو

حسیت آن رگے کہ بعد از چوں گل
 دو داواندر ہوا چیدہ بیل مشو
 چیت آن رگے کہ بعد از چوں گل
 دو داواندر ہوا چیدہ بیل مشو

تیس

عجب یک جانور دیدم وہاں بالائے سردار
پیش کفش فولادی بروئے خود سپردار

تین

کیست اوکزباں جہاں گیرد
گردنش دست خستراں گیرد

چهار

فرخ آن خادم کمر بستہ
یک تن بست و ہزار سردار
سرخدمت بر آستان نبد
از رخش خاک راہ بردار

پانچ

نہنگے دیدم اندر تعبیریا
گرفته و رد ہاں یک دانہ گوہر
عجب آن ست اورا خود شکست
ولیکن میخورد و ریاسر اسر

ایضا

واقعی از دے کہ باشد در میان ناوداں
مار پیمین حلقہ کردہ مرغ زرین و رواں
آب گشتہ قوت مار و مار گشتہ قوت مرغ
مار گریے آب کرد مرغ میرد و زماں

ایضاً

عجائب صورتی در شام دیدم
اگر گویم کسے باور ندارد
دستے بر سرش لوجہ پر زاب
در آن ناسے کہ ذنب و سر ندارد

ایضاً

نگلے دیدم کہ او بے خار باشد
نہ در صحرائہ در گلزار باشد
کسے اورا خرید و بے فروشد
ولے در تختہ بازار باشد

چرخ

طرفہ پیریت کاں ہمیشہ بود
از سحر تا شام در نالہ
انگداز و ہاں ہر ساعت
یک طرف برف یک طرف ژالہ

چشم

خفتے ز کبوتران ابلق
ہستند جدا جدا معلق
پزند و کسرخ جانسایند
وز خانہ خود بروں نیسایند

ایضاً

چیتاں گل کہ در چمن نہ بود
یا سمن شکل و یا سمن نہ بود
بشکفد روز و شب شود غنچہ
قابل این غیبی من نہ بود

چکئی

چیتاں رنگین نگار با صفا
دور می سازند بازار آید حبا

پرواز با سوال نمایند

ایں عجائب دیدم و حیراں شدم
از کرب تنداور اے گنا

واحد ست آں درخت و شاخش چا ^{چوسر}
میوہ ہر شاخ رنگ رنگ شمار
گاہ باشد کہ آں شود نچتہ
پختہ را خام می کند ہشیار

بعینہ چیت آں حیر مثال ^{حقہ}
عاشقان منتظر مہتدم او
حرفائے لطیف میگوید
آتش شوق سر زون بر خیال
آں بصدناز میرسد بوصال
گر برسد کسے از و احوال
چوں کسے ہمدی کند با آں
بو لہجہ دین ام عجائب تر
غم نہا تبدیل گسے مد و سال
ایضا آب در زیر آتش بر سر
حلق کا کوا

پرندار و پرندہ اش خوانند
سرخ رنگ و سیاہ میداند

آن حسیت کرد حسن بیت افزوں ^{حنا}
اند رکفت مہوشان موزوں ^{از دہان}
سبزست تنش گر نزد آب باد
چوں آب باورسد ہمہ خون گردد

خار پشت

خار بر فرق و پشت جائے پا
سر سبر دست لیک ہیں اورا